حمد باری تعالیٰ جل شانہ

"ہے تجلّی تری سامانِ وجود" اسم کا تیرے اثر لا محدود
میرا ہر حال ترا حسنِ کرم یقظہ و صحو ہو یا سکر و ہجود
ہیں موالید عبادت کے نشاں شجر و سنگ قیام اور قعود
ذکر تیرا ہیں نواسنج طیور زاحف و دابہّ رکوع اور سجود
عرش و کرسی ہے تری شانِ جلال اور نبی رحمتِ عالم کا وُرود
جبر کیا ہے، تری عظمت کا خراج قدر کیا ہے تری قدرت کی نمود

فوز و خُسران ترا لطف و غضب
کفر و ایمان ترا غیب و شہود

اسم: صوفیاء کے نزدیک "صفت" "معنی غیر مستقل کو کہتے ہیں۔ صفت کا مرجع "ذات" ہے۔ ذات اور صفت کے مجموعے کو "اسم" کہتے ہیں۔ ساری کائنات، اسماء کی تجلیات سے وجود میں آئی۔

یقظہ: بیداری کو کہتے ہیں۔

صحو: ہوش وحواس میں ہونا، جس سے آدمی احکام شرعیہ کی بجا آوری کا مکلف ہوتا ہے۔

سکر: ہوش میں نہ ہونا۔ حالتِ سکر میں اعمالِ باطنی (ایمان، یقین، خوف، رجاء وغیرہ) میں انہماک کے سبب بعض اوقات سالک کو اعمالِ ظاہری سے ذہول ہو جاتا ہے۔ اس لئے مجازاً اس حالت کو ہوش میں نہ ہونے سے تعبیر کرتے ہیں، ورنہ اعمالِ ظاہری کی پابندی کسی حالت میں بھی ساقط نہیں ہوتی۔

ہجود: جاگنا اور سونا، دونوں معنوں میں آتا ہے۔ ایسی نیند جس کے دونوں طرف جاگنا ہو۔ تہجد!

موالید: ج ن، نباتات، حیوانات کو موالید ثلاثہ کہتے ہیں۔

زاحف: ر۔ .والے جانور، جو سرزمین پر گھسٹ کر چلتے ہیں۔ دابہّ: چوپائے۔

(تمام مخلوقات خدا کی عبادت کرتی ہیں۔ درخت حالتِ قیام میں ہیں۔ پہاڑ حالت قعود میں ہیں۔ چوپائے حالتِ رکوع میں ہیں اور رینگنے والے جانور سجدے کی حالت میں ہیں۔ عبادت کی یہ سب شکلیں انسان کو اس کی جامعیت کے سبب نماز کی صورت میں عطا ہوئی ہیں)

جبر: فلسفیوں کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ انسان مجبور محض ہے۔ قدر: بااختیار ہونا۔

فوز: کامیابی (آخرت کی کامیابی کے لئے استعمال ہوتا ہے)

خسران: ناکامی، نقصان میں ہونا (خسارہ...... دنیا کے نقصان کے لئے اور خسران.......... آخرت کی ناکامی کے لئے استعمال ہوتا ہے)

غیب: اللہ تعالیٰ سے غافل ہونا، مراد ہے۔

شہود: ایمان...... شہادتیں کا نام ہے۔ یہاں مراد توحید شہودی ہے۔